حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت، ولادت، حسب ونسب کی عظمت وعصمت پر ایک خوبصورت تحریر

مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلف

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی

دار الکتب
اسلامی جمہوریہ پاکستان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت، ولادت، حسب ونسب کی عظمت وعصمت پر ایک خوبصورت تحریر

میلاد نامہ

مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلف

ابو الابدال محمد رضوان طاہر فریدی

نام	مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
موضوع	معجزات وفضائل
مؤلف	ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی
پیشکش	دارالکتب
	اسلامی جمہوریہ پاکستان
سال	۱۴۴۱ھ : ۲۰۲۰ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

الصلوۃ والسلام علیک یا نور اللہ

الصلوۃ والسلام علیک یا خاتم النبین

مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، تمام اشیاء سے پہلے اللہ تعالی نے جو چیز پیدا کی ہے مجھے اس کی خبر دیجیے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اے جابر اللہ تعالی نے تمام اشیاء سے پہلے اپنے نور سے تمعارے نبی کا نور پیدا فرمایا تھا، اللہ تعالی نے جس جگہ چاہا وہ نور اس کی قدرت سے دور کرنے لگا، اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم نہ جنت تھی نہ دوزخ نہ کوئی فرشتہ تھا نہ آسمان اور نہ ہی کوئی زمین نہ سورج تھا اور نہ ہی چاند نہ کوئی جن تھا اور نہ کوئی انسان۔

پھر جب اللہ تعالی نے ارادہ کیا کہ مخلوق کو پیدا کرے تو نور محمدی کو چار اجزاء پر تقسیم کیا، اس نور کے اول جز سے قلم پیدا کیا، اس کے دوسرے جز سے لوح پیدا کی، تیسرے جز سے عرش پیدا کیا پھر چوتھے جز کو چار اجزاء پر تقسیم کیا، اول جز سے حاملان عرش پیدا کیے، دوسرے جز سے کرسی پیدا کی تیسرے جز سے کل ملائکہ پیدا کیے پھر چوتھے جز کو چار اجزاء پر تقسیم کیا، پہلے جز سے سات آسمان پیدا کیے دوسرے جز سے ساتھ زمینیں پیدا کیں تیسرے جز سے جنت اور دوزخ پیدا کی پھر چوتھے جز کو چار اجزاء پر تقسیم کیا، اول جز سے مومنوں کے نور کے ابصار کو پیدا کیا دوسرے جز سے مومنوں کے دلوں کے نور کو پیدا کیا کہ وہ نور اللہ تعالی کی معرفت ہے تیسرے جز سے مومنوں کے انس کے نور کو پیدا کیا کہ وہ توحید ہے یعنی لا الہ اللہ محمد رسول اللہ......

(المصنف عبدالرزاق، الجز المفقو د، رقم الحدیث ۱۸۔المواہب الدنیہ، جلد اول، صفحہ ۴۶)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا

کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ ایسی مٹی میرے پاس لے آؤ جو میرے محبوب کے جسم اقدس اور جسد اطہر کی تخلیق کے لائق ہو تو وہ سفید مٹی کی ایک مٹھی روضہ اقدس والی جگہ سے لے کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوئے تو امر خداوندی سے اس کو تسنیم کے پانی سے گوندا گیا، جنت کی نہروں میں اس کو دھویا گیا پھر (نور نبوت اس میں رکھ کر) اس کو آسمانوں اور زمینوں میں پھرایا گیا تب ملائکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے شرف کو دریافت کر لیا جبکہ انہوں نے ابھی حضرت آدم علیہ السلام کو نہ جانا تھا نہ پہچانا تھا پھر نور محمد (تخلیق آدم علیہ السلام کے بعد ان کی پشت میں ودیعت کیا گیا جو کہ) آدم علیہ السلام کی پیشانی سے جھلکنے والے انوار سے محسوس ہوتا تھا اور ان سے کہا گیا، اے آدم یہ تیری نسل میں پیدا ہونے والے انبیاء و مرسلین کے سردار ہیں جب حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے بطن میں حضرت شیث علیہ السلام منتقل ہوئے تو وہ نور بھی حضرت حوا کے بطن اقدس کی طرف منتقل ہو گیا وہ ہر دفعہ دو جڑواں بچوں کو جنم دیتی تھیں ماسوائے حضرت شیث علیہ السلام کے کیونکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جد امجد ہونے کی وجہ سے تنہا پیدا ہوئے (اور سب بھائیوں سے مرتبہ و کمال کے لحاظ سے یکتا ہوئے) پھر نبی الانبیاء کا نور انور یک بعد دیگر پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہو گی۔

(الوفا، صفحہ ۴۹)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ حضور والا اس وقت کہاں تھے جب حضرت آدم علیہ السلام جنت میں تھے؟ فرمایا میں ان کی

پشت میں تھا اور جب ان کو زمین پر اتارہ گیا اس وقت بھی میں ان کی پشت میں تھا اور جب نوح علیہ السلام طوفان کے وقت کشتی میں سوار تھے اس وقت میں ان کی پشت اقدس میں جلوہ گر ہو کر کشتی میں سوار تھا جب میرے جد امجد حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کو آگ میں پھینکا گیا تو میں بھی ان کی پشت میں ہونے کی وجہ سے آگ میں گیا، میرے آبا واجدا اور امہات وجدات کبھی بھی زنا کے مرتکب نہیں ہوئے، اللہ تعالی مجھے ہمیشہ پاکیزہ رکھتے ہوئے پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل فرماتا رہا، جب بھی میرا قبیلہ دو شعبوں میں منقسم ہوا میں ان میں سے بہتر شعبہ وشاخ میں منتقل ہوا، اللہ تعالی نے روز میثاق میری ہی نبوت کے متعلق انبیاء علیہ السلام سے عہد لیا، توراۃ موسی علیہ السلام میں میری بشارت دی اور انجیل عیسی علیہ السلام میں میرے نام کی تشہیر فرمائی، فرش زمین میں جمال رخ انور سے روشن رہے گا اور سقف آسمان میرے دیدار سے تاباں۔

(الوفا، صفحہ ۴۹)

احکام ابن قطان میں حضرت علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ابن مرزوق کی روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

”حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار سال پہلے میں اپنے رب کے ہاں ایک نور تھا“

اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نور کو حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں رکھا اور اپنی شدت کی وجہ سے وہ نور ان کی پیشانی میں چمکتا تھا ان کے تمام نور پر جو

جسم میں تھا یا باقی انوار پر جو انبیاء کرام علیھم السلام کے نور تھے وہ ان سب پر غالب تھا۔

(المواہب الدنیہ، جلد اول، صفحہ ۴۹)

جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف لائے تو آپ کی اولاد کا سلسلہ بڑھنا شروع ہوا، حضرت حوا رضی اللہ عنہا ہمیشہ دو بچوں کو جنم دیتیں مگر حضرت شیث علیہ السلام کو تنہا جنم دیا کیونکہ نور محمدی ان کی پیشانی میں منتقل ہو چکا تھا۔

جب حضرت آدم علیہ السلام نے وفات پائی تو حضرت شیث علیہ السلام ان کے سب بیٹوں پر جانشین ٹھرائے گئے پھر حضرت شیث علیہ السلام کو اللہ تعالی نے وحی بھیجی کہ انوش کو اپنا وصی اور صفی اختیار کریں، انھوں نے اس سے یہ جانا کہ میرا وصال ہونے والا ہے چنانچہ انوش کو اپنا خلیفہ مقرر کیا حضرت آدم علیہ السلام کی وصیت کے مطابق اپنے بیٹے انوش کو یہ وصیت فرمائی کہ اس نور کو صرف پاک عورتوں میں منتقل کیا جائے، وصیت جاریہ ایک زمانے سے دوسرے زمانے کی طرف ہمیشہ منتقل ہوتی رہی یہاں تک کہ اللہ تعالی نے نور محمدی کو حضرت عبدالمطلب تک پہنچا دیا۔

حضرت عبدالمطلب کے جسم سے خالص مشک کی خوشبو مہکتی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ان کی پیشانی میں چمکتا تھا۔

قریش کی یہ حالت تھی کہ جب وہ قحط سالی میں مبتلا ہوتے تو حضرت عبدالمطلب کا ہاتھ پکڑ کر ان کو جبل شبیر کی طرف لے جاتے اور ان کی ذات سے تقرب الی اللہ چاہتے اور اللہ تعالی سے سوال کرتے کہ ان کو بارش سے سیراب فرما اللہ تعالی ان کی فریاد رسی فرماتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی برکت سے ان کو

بارش سے سیراب فرماتا۔

پھر یہ نور حضرت عبدالمطلب سے حضرت عبداللہ کی طرف منتقل ہو گیا جب حضرت عبداللہ کی شادی حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی تو حضرت عبداللہ نے حضرت آمنہ کا قرب حاصل کیا جس کی بدولت حضرت عبداللہ کی پیشانی میں موجود نور محمد حضرت آمنہ کی طرف منتقل ہو گیا۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نطفہ طاہرہ اور آپ کے درہ محمد یہ نے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے صدف رحم میں قرار پکڑا تو مقامات ملکوت و جبروت سے یہ نداء کی گئی۔

☆ طہارت شریفہ کی جگہوں کو معطر کرو، شرف اعلیٰ کے مقامات کو خوشبو دار بناو

☆ صوفیہ ملائکہ مقربین کے لیے جو اہل صدق وصفا ہیں صفہ ہائے میں مصلے بچھاو

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک میں آپ کے پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو وہ ماہ رجب میں جمعہ کی رات تھی، اللہ تعالیٰ نے جنت کے خازن رضوان کو اس رات یہ حکم دیا کہ جنت الفردوس کو کھول دو اور زمین و آسمان میں یوں منادی کی جائے، اے زمین و آسمان کے رہنے والو سن لو اور جان لو کہ وہ نور مخزون و مستور (چھپا ہوا خزانہ) جس سے نبی ہادی پیدا ہو گا آج رات اپنی والدہ ماجدہ کے بطن مبارک میں قرار پکڑے گا جس میں آپ کی خلقت کامل ہو گی اور وہ نبی اپنی ماں کے پیٹ سے لوگوں کی طرف ایسے حال میں ظہور کرے گا کہ بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا ہو گا۔

جس وقت حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ حاملہ ہوئیں تو آپ کا بیان ہے میں نے خواب میں دیکھا کسی نے مجھ سے کہا آپ اس امت کے سید (سردار) کے ساتھ حاملہ ہوئی

ہیں۔

آپ فرماتی ہیں مجھے اس بات کا علم ہی نہیں ہوا کہ میں آپ کے ساتھ حاملہ ہوئی ہوں اور نہ میں نے اس حمل سے کچھ بوجھ محسوس کیا اور نہ میں نے کسی ایسی چیز کی خواہش پائی جیسے عام طور پر عورتوں کا ہر چیز کھانے کو دل کرتا ہے مگر میں نے اتنی بات دیکھی کہ میرا حیض موقوف ہو گیا ہے اور کوئی آنے والا میرے پاس آیا کہ میں کچھ سو رہی تھی اور کچھ بیدار تھی اس نے مجھ سے پوچھا کیا آپ کو اس معاملہ کا علم ہو گیا ہے کہ آپ سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاملہ ہوئی ہیں؟ پھر اس آنے والے نے مجھے یہاں تک مہلت دی اور میرے جنم دینے کا وقت قریب آ گیا تو اس نے مجھ سے کہا اس طرح کہو

''میں اپنے اس لخت جگر نور نظر کو اللہ وحدہ لہ کی پناہ میں دیتی ہوں ہر اس شخص کے شر سے جو حسد کی آگ میں مبتلا ہے''

پھر مجھے حکم دیا گیا میں ان کا نام محمد رکھوں''

حافظ ابو نعیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی حضرت آمنہ رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاملہ ہوئیں تو ان کے حمل کی یہ دلیل تھی کہ حمل کی رات قریش کے کل چوپائے یہ کہتے ہوئے گویا ہو گئے تھے قسم ہے رب کعبہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حمل ٹھہر گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے امام اور اہل دنیا کے آفتاب ہیں، دنیا کے بادشاہوں میں کسی کا تخت باقی نہ رہا، صبح اوندھا پایا گیا مشرق کے وحشی جانور مغرب کے وحشی جانوروں کی طرف بشارت کے ساتھ دوڑے اور اسی طرح دریا کی مخلوق میں سے بعض بعض کو بشارت دیتی تھیں آپ کے حمل کے مہینوں میں سے ہر مہینہ میں آپ کے

لیے ایک ندا زمین پر اور ایک ندا آسمان پر یہ ہوتی تھی کہ

’’ تم لوگوں کو بشارت ہو وہ وقت آن پہنچا ہے کہ ابوالقاسم ایسے حال میں ظہور فرمائیں کہ وہ میمون اور مبارک ہوں ‘‘

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نو ماہ کامل اپنی والدہ ماجدہ کے بطن مبارک میں رہے اس دوران وہ دردسر، ہاتھ پیر کی تکلیف اور پیٹ کی آنتوں کی شکایت نہیں کرتی تھیں اور نہ کسی قسم کی ریح کی شکایت اور نہ ہی کوئی ایسی شکایت جو بالعموم عورتوں کو لاحق ہوتی ہے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں میں نے اس حمل سے زیادہ خفیف (ہلکا) حمل کسی عورت کا نہیں دیکھا۔

جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے جنم دینے کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالی نے ملائکہ سے فرمایا آسمان کے تمام دروازے کھول دو۔

اللہ تعالی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت اور برکت کی وجہ سے آپ کی پیدائش کے سال دنیا کی تمام عورتوں کو اولا دنرینہ سے نوازہ

حضرت آمنہ فرماتی ہیں پھر مجھے وہ درد زہ ہوا جو حاملہ عورتوں کو ہوتا ہے میرا حال نہ کسی مرد نے جانا اور نہ کسی عورت کو معلوم ہوا میں اس وقت گھر میں تنہا تھیں جبکہ حضرت عبدالمطلب اس وقت طواف کعبہ میں تھے میں نے ایک عظیم آواز سنی جیسے دیوار گرتے وقت دھم سے ہوتی ہے ایسا عظیم امر دیکھا جس نے مجھے ڈرا دیا اس کے بعد ایک سفید پرندے نے اپنا بازو میرے دل پر مل دیا، اُس کے بازو ملنے سے اُس وقت جو رعب میرے دل پر تھا جاتا رہا اور ایک قسم کا جو درد میں محسوس کرتی تھی چلا گیا، میں نے پینے والی سفید

چیز کا برتن دیکھا اور اس میں سے کچھ نوش فرمالیا پھر میرے پاس ایک ایسا نور آیا جو بلند تھا پھر میں نے ایسی دراز قد عورتیں دیکھیں جو کھجور کے درختوں کی طرح دراز قد تھیں گویا عبدالمناف کی بیٹیوں میں سے تھیں ان عورتوں نے چاروں طرف سے مجھے گھیر لیا میں حیران ہو رہی تھی اور دل میں ''واغوثاہ'' کہتے ہوئے سوچ رہی تھی یہ عورتیں جو میرے پاس آئی ہیں انہوں نے میرا احوال کیسے معلوم کرلیا؟ ان عورتوں نے مجھ سے کہا ہم آسیہ (فرعون کی بیوی) اور مریم بنت عمران (حضرت عیسی علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہیں) اور ہمارے ساتھ حورین ہیں، مجھ پر معاملہ سخت ہوگیا اور پہلے جو آواز میں نے دھم سے سنی تھی اس سے زیادہ ہولناک آواز ہر گھڑی سنتی تھی میں جبکہ اسی حالت میں تھی میں نے یکا یک سفید دیباج موجود پایا (جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پھیلایا گیا تھا) اس دوران میں نے سنا کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا

جس وقت یہ پیدا ہوں تم دونوں ان کو آدمیوں کی آنکھوں سے علیحدہ کرلو، پھر میں نے مردوں کو دیکھا، ہوا میں کھڑے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں چاندی کی ابریقن ہیں (یہ مردوں کی شکل میں ملائکہ تھے) پھر میں نے پرندوں کی ٹکڑی دیکھی جو آگے سے آئی وہ پرندے اتنے کثیر تھے کہ انہوں نے میرے حجرہ کو ڈھانپ لیا ان پرندوں کی چونچیں زمرد کی تھیں اور ان کے بازو یاقوت کے تھے اللہ تعالی نے میری نظروں سے حجاب اٹھا دیئے تھے میں نے زمین کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھا پھر میں نے تین جھنڈے دیکھے جو نصب کیے گے تھے ایک جھنڈا مشرق میں، ایک جھنڈا مغرب میں اور ایک جھنڈا کعبہ کی چھت

پر۔اس کے بعد مجھے دردزہ شروع ہوااور میں نے (اپنے لخت جگر) محمد کو جنم دیا۔

جس وقت حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنم دیا تو شکم اطہر سے ایسا نور نکلا جس سے ملک شام کے محلات روشن ہو گے اور حضرت آمنہ نے انہیں اپنے مقام پر بیٹھے دیکھ لیا۔

حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے اپنے بیٹے کو جنم دیا تو ان کی طرف دیکھا تو آپ کو سجدہ میں پایا تضرع اور عاجزی کرنے والے کی طرح آپ نے اپنی شہادت کی انگلیوں کو آسمان کی طرف اٹھا رکھا تھا اور باقی انگلیاں بند کر لی تھیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی خاک لی اور اپنا سر اقدس آسمان کی طرف اٹھایا۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا وقت قریب آیا تو میں نے دیکھا کہ مکان نور سے معمور ہو گیا ہے اور ستارے اتنے قریب ہو گے کہ مجھے یوں لگا جیسے میرے اوپر گر پڑیں گے۔

پھر آسمان سے سفید بادل آیا اس نے آپ کو مجھ سے ڈھانپ کر غائب کر دیا اور یہ نداء آئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے مشرقوں اور مغربوں کا طواف کراؤ اور آپ کو سمندروں میں داخل کرو تاکہ سمندروں کی مخلوق آپ کے نام مبارک کو پہچان لے کہ آپ کا سمندروں میں نام ''ماحی'' ہے کفر اور شرک سے کوئی شے باقی نہ رہے گی مگر آپ کے زمانے میں سمیٹ دی جائے گی پھر وہ بادل بہت جلد آپ سے ہٹ گیا۔

یہی حدیث مختلف انداز پر صاحب ''السعادۃ البشری'' نے بھی روایت کی ہے کہ جب سفید

بادل نے مجھ سے آپ کو ڈھانپ لیا اور آپ مجھ (حضرت آمنہ) سے غائب ہو گئے تو اس دوران آنے والی ندا میں یہ بھی شامل تھا، ہر ایک ذی روح جن، انسان، فرشتے اور پرندوں کے سامنے آپ کو پیش کرو اور آپ کو حضرت آدم علیہ السلام کا خُلق، حضرت شیث علیہ السلام کی معرفت، حضرت نوح علیہ السلام کی شجاعت، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خلت، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زبان، حضرت اسحاق علیہ السلام کی رضا، حضرت صالح علیہ السلام کی فصاحت، حضرت لوط علیہ السلام کی حکمت، حضرت یعقوب علیہ السلام کی بشارت، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شدت قوت، حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر، حضرت یونس علیہ السلام کی طاعت، حضرت یوشع علیہ السلام کا جہاد، حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز، حضرت دانیال علیہ السلام کی حُب، حضرت الیاس علیہ السلام کا وقار، حضرت یحییٰ علیہ السلام کی عصمت، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زہد عطا کرو اور جمیع انبیاء علیھم السلام کے اخلاق میں آپ کو نہلاو۔

حضرت آمنہ فرماتی ہیں جب وہ بادل مجھ سے ہٹ گیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ ایک ایسے ہریر کو پکڑے ہوئے ہیں کہ لپٹنے کے طور پر سخت لپٹا ہوا ہے اور اس حریر سے پانی نکل رہا ہے اور کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے " محمد " صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام دنیا پر قبضہ کر لیا اور اہل دنیا میں سے تمام مخلوق خوشی خوشی آپ کے قبضہ میں داخل ہو گی۔

حضرت آمنہ فرماتی ہیں پھر میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کو چودھویں رات کے چاند کی طرح پایا اور آپ سے مشک ازفر کی سی مہک آرہی تھی اس دوران میں نے تین آدمیوں کو دیکھا، ایک کے ہاتھ میں چاندی کی ابریق تھی دوسرے کے ہاتھ میں سبز زمرد کا طشت تھا اور تیسرے کے ہاتھ میں سفید

حریر تھا۔

اس نے حریر کو پھیلایا اور اس میں سے ایک ایسی مہر نکالی کہ دیکھنے والوں کی بینائی اس کے نور سے متحیر ہوتی تھی پھر اُس ابریق سے آپ کو سات بار غسل دیا، پھر اُس مہر سے آپ کی دونوں شانوں کے درمیان مہر لگا دی اور آپ کو حریر میں لپیٹ دیا پھر آپ کو اٹھایا اور اپنے بازوں کے درمیان ایک ساعت رکھ کر میری طرف لٹا دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں پیدا ہوئے کہ ختنہ کیے ہوئے اور ناف بریدہ تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

'' میرے رب کے پاس میری بزرگی میں سے یہ امر ہے کہ میں ختنہ کیا ہوا پیدا ہوا ہوں اور کسی شخص نے میری شرمگاہ کو نہیں دیکھا ''

جس رات تاجدار کائنات شہنشاہ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی ایوان کسری لرز اٹھا اور اس کے چودہ کنگرے گر گے بحیرہ ساوہ خشک ہو گیا اور فارس کے آتش کدہ کی آگ بجھ گئی حالانکہ وہ ایک ہزار سال سے روشن تھی اور اسے کبھی بھی بجھنے نہیں دیا تھا بت اوندھے منہ نیچے گر گے اگر کوئی پکڑ کر سیدھا کرتا تو پھر گر جاتے۔

(ماخوذ از۔ الخصائص الکبری، الوفا، المواہب الدنیہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نصب کی عصمت وعظمت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

”میں حضرت آدم علیہ السلام سے اب تک بذریعہ نکاح ہی منتقل ہوا ہوں میرے اجداد کی نسل میں زنا نہیں ہوا۔

(الخصائص الکبری، صفحہ ۹۴)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

”میں نکاح ہی کے ذریعہ ظاہر ہوا ہوں اور حضرت آدم علیہ السلام سے والدین تک پورے سلسلہ نسل نے تخلیق اولاد میں براطریقہ اختیار نہیں کیا اور نہ عہد جہالیت کی بدی نے اس پیدائشی نظام کو متاثر کیا،،

(الخصائص الکبری، صفحہ ۹۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا ”میں نکاح ہی سے متولد ہوا ہوں نہ کسی ناجائز عمل سے“

(الخصائص الکبری، صفحہ ۹۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہ مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”مجھے کسی جہالت کی بدی نے منتقل نہیں کیا اور میں ایک ایسے نکاح سے جیسا اسلام میں ہے

اصلاب میں منتقل ہوتا رہا ہوں۔

(الخصائص الکبری، صفحہ ۹۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا " میرے والدین زنا اور بدکاری سے محفوظ رہے اللہ تعالی مجھے پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل کرتا رہا میں ہمیشہ طیب وطاہر رہا جب بھی دو گروہ ہوئے تو میں ان میں سے بہتر گروہ میں رہا۔

(دلائل النبوت، صفحہ ۷۹)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا " اللہ تعالی نے سات آسمان پیدا فرمائے اس میں سے سب سے اونچے آسمان کو پسند فرمایا اور اس میں (اپنی شان کے لائق) قرار پکڑا اور باقی آسمانوں میں جس مخلوق کو چاہا ٹھہرایا، پھر مخلوق کو پیدا کیا اور اس سے بنی آدم کو پسند کیا اور عرب سے مضر کو اور مضر سے قریش کو اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے پسند کیا پس میں اول تا آخر بہتر سے بہتر کی طرف رہا پس جو عرب سے محبت رکھے گا میری محبت ہی کی وجہ سے ان سے محبت رکھے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا میرے بغض کی وجہ سے ہی بغض رکھے گا۔

(دلائل النبوت، صفحہ ۸۰)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضور تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا " اللہ تعالی نے حضرت اسماعیل علیہ السلام میں سے کنانہ کو بزرگی عطا کی اور بنو کنانہ میں سے قریش کو بزرگی عطا کی اور قریش میں سے بنو ہاشم کو بزرگی عطا کی اور بنو ہاشم میں سے مجھے

بزرگی عطا کی

(صحیح مسلم، جلد۳، حدیث ۵۸۱۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی مکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’بنی آدم کے اول سے لے کر آخر تک بہترین قرنوں میں سے میں بہتر قرن میں بھیجا گیا ہوں یہاں تک کے میں اس قرن میں ہوا جس میں ہوں‘‘۔

(صحیح بخاری، جلد۳، حدیث ۲۷۷)

الحمد اللہ یہ مبارک رسالہ ’’مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم‘‘ ۲ ربیع الآخر ۱۴۳۴ھ کو مکمل ہوا

ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی
کی
تصانیف وتالیفات
☆ اسلام میں علماء کا مقام
☆ القول العالیہ فی ذکر المعاویہ
☆ فیس بک کا استعمال، مقاصد اور احتیاتیں
☆ احیاء مخطوطات، وقت کا تقاضہ
☆ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم